79

أربعون حديثا في حقوق النبي ﷺ

قال رسول الله ﷺ: نضر الله امرأ سمع منا شيئا فبلغه كما سمعه

اربعین حقوق النبی ﷺ



تالیف: ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول اللہ ﷺ:

نَضَّرَ اللّٰہُ امرأً سَمِعَ مِنَّا شَیْئًا فَبَلَّغَهُ کَمَا سَمِعَهُ

79

سلسلة اربعينات الحديث النبوي

أربعون حديثا
في حقوق النبي ﷺ

اربعین
حقوق النبی ﷺ

تالیف:
ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:
حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ
شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

نام کتاب: اربعین حقوق النبی ﷺ

تألیف: ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابومومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: **042-37357587**

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217

TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511

E-Mail: darussalamny@hotmail.com

Web Site: www.darussalamny.com

Email:akmian311@gmail.com

Web Site: www.assunnah.live

فہرستِ مضامین

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰىٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰىٓ اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰىٓ

اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰىٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰىٓ اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰىٓ

اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَّدَاعِیًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِه وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّیِّیْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِیْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى یَوْمِ الدِّیْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع ونقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت وقدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۲﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر و شرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴿۵۲﴾﴾ [الشوری: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچادیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾﴾

[المائدۃ : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُولُ: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ...﴾ الآية))

"جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔" [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسانِ عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾ [المائدة : 3]

"آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔"

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم "یومِ عید" بنا لیتے۔

---

1. فتح القدير : 488/1۔
2. صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ۔۔۔ الآیة ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ ﴾ [النجم : 3۔4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّيْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

"عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرُقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ"

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ، وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهُ بِهِ، وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهِ لِيُؤَدِّيَهُ عَلٰى مَا أَدّٰى إِلَيْهِ"[1]

"یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔"

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ۔۔۔))[2]

"اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔"

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ۔۔۔))

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص : 63۔

[2] سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث : 2668، عن زيد بن ثابت۔

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف وتبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

''هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔'' [1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِي . قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِي يَرَوْنَ أَحَادِيْثِي وَسُنَّتِي وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ .)) [2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِی الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِي أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔
[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔)) [1]

’’میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔‘‘

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ’’فِيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ‘‘ کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ’’وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا‘‘ کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ’’قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ‘‘ کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ’’كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ‘‘ کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ [2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ’’اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ‘‘ کے نام سے کتب مرتب کردیں۔ الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

[1] العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

[2] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووى، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقى : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبدالرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ) اور حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ إِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلَى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ"، حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبدالرحمٰن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةُ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ"، ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِى السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيِّ" اور حافظ محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ" تحریر کی۔ کتب اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقّر مجلّہ "دعوت اہل حدیث" میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کرچکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔ "اَلْأَرْبَعُوْنَ فِيْ حُقُوْقِ النَّبِيِّ ﷺ" زیورِ طباعت سے آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ۔

وکتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ، وَنَسْتَعِيْنُهٗ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ اَمَّا بَعْدُ:

پہلا حق: ایمان بالرسول

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَ مَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓىِٕكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا۝۱۳۶﴾

(النساء: 136)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو! اللہ پر، اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول پر اتاری ہے اور ان کتابوں پر جو اس سے پہلے اس نے نازل فرمائی ہیں ایمان لاؤ۔ جو شخص اللہ سے اور اس کے فرشتوں سے اور اس کی کتابوں سے اور اس کے رسولوں سے اور قیامت کے دن سے کفر کرے تو وہ بہت بڑی دور کی گمراہی میں جا پڑا۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ﴾

(الحجرات: 15)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''(یاد رکھو) مومن تو وہ ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر (پکا) ایمان لائیں۔

حدیث 1

((عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: أَمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ

النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوْا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَيُوْمِنُوْابِى وَبِمَا جِئْتُ بِهِ فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ عَصَمُوا مِنِّى دِمَآئَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ.)) [1]

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ جاری رکھوں، یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دیں، اور مجھ پر اور جو (دین) میں لے کر آیا ہوں، اس پر ایمان لے آئیں، سو جب وہ ایسا کرلیں، تو انہوں نے اپنی جان ومال کو مجھ سے محفوظ کرلیا، سوائے اس کے حق کے اور ان کا حسان اللہ کے سپرد ہے۔''

حدیث 2

((وَعَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَايَسْمَعُ بِىْ اَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ يَهُوْدِيٌّ وَلَانَصْرَانِيٌّ، ثُمَّ يَمُوْتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِىْ أُرْسِلْتُ بِهٖ، إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ.)) [2]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! اس زمانے (یعنی میرے اور میرے بعد قیامت تک) کا کوئی یہودی یا نصرانی (یا کوئی اور دین والا) میرا حال سنے پھر ایمان نہ لائے اس پر جو چیز میں دے کر بھیجا گیا ہوں (یعنی قرآن) تو وہ جہنم میں جائے گا۔''

---

1. صحيح مسلم، كتاب الايمان، رقم: 126.
2. صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب وجوب الايمان برسالة نبينا محمد ﷺ إلى جميع الناس ونسخ الملل بملته ، رقم : 386.

حدیث 3

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا أَصَابَ أَحَدٌ قَطُّ هَمٌّ وَلَا حَزَنٌ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ، نَاصِيَتِیْ بِيَدِكَ، مَاضٍ فِیَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِیَّ قَضَاءُكَ، اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ، سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ، اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ، اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِیْ وَنُوْرَ صَدْرِیْ وَجَلَاءَ غَمِّیْ وَذِهَابَ هَمِّیْ إِلَّا ذَهَبَ اللّٰهُ هَمَّهٗ وَحُزْنَهٗ، وَأَبْدَلَهٗ مَكَانَهٗ فَرَجًا. فَقَالَ: فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَلَا نَتَعَلَّمُهَا؟ فَقَالَ: بَلٰى! يَنْبَغِیْ لِمَنْ سَمِعَهَا اَنْ يَتَعَلَّمَهَا.)) [1]

''اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس بندے کو غم اور پریشانی لاحق ہو تو یہ دعا کرے: اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں۔ میں تیرے بندے اور تیری بندی کا بیٹا ہوں۔ میری پیشانی تیرے قابو میں ہے۔ میرے حق میں تیرا حکم جاری ہے۔ میرے بارے میں تیرا فیصلہ انصاف کے ساتھ ہے، میں تجھ سے تیرے ہر اس نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں کہ جسے تو نے اپنے لیے پسند کیا ہے، یا اسے تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھادیا ہو، یا تو نے اپنی کتاب میں اتارا ہے، یا اس کو تو نے اپنے ہاں غیب کے خزانوں میں مخفی رکھا ہے کہ قرآن کو تُو میرے دل کی بہار اور میرے سینے کا

[1] مسند احمد، رقم : 3712، صحيح ابن حبان، رقم : 2372، مستدرك حاكم: 509/1، 510، عمل الليوم والليلة لابن السنى، رقم: 336، الفرج بعد الشدة لابن أبى دنيا، رقم: 53، سلسلة الصحيحة، رقم : 199.

نور بنادے، اور قرآن کو میرے غم کو دور کرنے والا اور میرے دکھ کو مٹا دینے والا بنادے، تو اللہ تعالیٰ اس کا غم اور دکھ دور کر دیتا ہے اور اس کی جگہ آسانی پیدا کر دیتا ہے۔ صحابی کہتے ہیں عرض کیا گیا، اے اللہ کے رسول! ہم اسے سیکھ نہ لیں؟ فرمایا کیوں! جو شخص بھی سنے وہ اسے سیکھے یعنی یاد کرلے۔''

حدیث 4

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِیْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی بَیْتًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِیَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَیَعْجَبُوْنَ لَهٗ وَیَقُوْلُوْنَ: هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ؟ قَالَ: فَاَنَا اللَّبِنَةُ، وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ.))[1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک آدمی نے ایک عمارت بنائی اور خوب حسین وجمیل بنائی مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوٹی ہوئی تھی۔ لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے اور اس کی خوبصورتی پر اظہار حیرت کرتے تھے مگر کہتے کہ اس جگہ اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ تو وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النّبیین ہوں۔''

دوسرا حق: اطاعتِ رسول

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾ (النساء: 80)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جس شخص نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔''

[1] صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب خاتم النبیین، رقم: 3535.

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ ۝۳۳﴾ (محمد : 33)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کا کہا مانو اور اپنے اعمال کو غارت نہ کرو۔''

حدیث 5

((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِذُهَيْبَةٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْأَرْبَعَةِ الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ الْمُجَاشِعِيِّ، وَعُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ، وَزَيْدٍ الطَّائِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ، وَعَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلَابٍ، فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ، قَالُوا يُعْطِي صَنَادِيدَ أَهْلِ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا۔ قَالَ: إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ، نَاتِئُ الْجَبِينِ كَثُّ اللِّحْيَةِ، مَحْلُوقٌ فَقَالَ: اتَّقِ اللّٰهَ يَا مُحَمَّدُ! فَقَالَ: مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ إِذَا عَصَيْتُ؟ أَيَأْمَنُنِي اللّٰهُ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَلَا تَأْمَنُونِي؟ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ قَتْلَهُ۔ أَحْسِبُهُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ۔ فَمَنَعَهُ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ: إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا۔ أَوْ فِي عَقِبِ هَذَا قَوْمٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ، وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ، لَئِنْ أَنَا أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ.))[1]

[1] صحيح بخاری، كتاب احاديث الانبياء، رقم : 3344، صحيح مسلم، كتاب الزكوٰة، رقم : 2541.

''اور سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے (یمن سے) نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کچھ سونا بھیجا تو آپ نے اسے چار آدمیوں میں تقسیم کر دیا، اقرع بن حابس حنظلی ثم المجاشعی، عیینہ بن بدر فزاری، زید طائی بنو نبہان والے اور علقمہ بن علاثہ عامری بنو کلاب والے، اس پر قریش اور انصار کے لوگوں کو غصہ آیا اور کہنے لگے کہ نبی کریم ﷺ نے نجد کے بڑوں کو تو دیا لیکن ہمیں نظر انداز کر دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں صرف ان کے دل ملانے کے لیے انہیں دیتا ہوں۔ (کیونکہ ابھی حال ہی میں یہ لوگ مسلمان ہوئے ہیں) پھر ایک شخص سامنے آیا، اس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں، کلے پھولے ہوئے تھے، پیشانی بھی اٹھی ہوئی، داڑھی بہت گھنی تھی اور سر منڈا ہوا تھا۔ اس نے کہا اے محمد (ﷺ)! اللہ سے ڈرو۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر میں ہی اللہ کی نافرمانی کروں گا تو پھر اس کی فرمانبرداری کون کرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے مجھے روئے زمین پر دیانت دار بنا کر بھیجا ہے۔ کیا تم مجھے امین نہیں سمجھتے؟ اس شخص کی اس گستاخی پر ایک صحابی نے اس کے قتل کی اجازت چاہی، میرا خیال ہے کہ یہ سیدنا خالد بن ولید تھے، لیکن نبی کریم ﷺ نے انہیں اس سے روک دیا۔ پھر وہ شخص وہاں سے چلنے لگا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی نسل سے یا (آپ ﷺ نے فرمایا کہ) اس شخص کے بعد اسی کی قوم سے ایسے لوگ جھوٹے مسلمان پیدا ہوں گے، جو قرآن کی تلاوت تو کریں گے، لیکن قرآن مجید ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ دین سے وہ اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے، یہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے، اگر میری زندگی اس وقت تک باقی رہے تو میں ان کو اس طرح قتل کروں گا جیسے قومِ عاد کا (عذابِ الٰہی سے) قتل ہوا تھا کہ ایک

بھی باقی نہ بچا۔''

حدیث 6

((عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: أَلَا، اِنِّيْ أُوْتِيْتُ الْكِتَابَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ، أَلَا يُوْشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلَى أَرِيْكَتِهِ يَقُوْلُ: عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوْهُ مَا وَجَدْتُمْ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ.))[1]

''اور حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! مجھے قرآن کے ساتھ اس جیسی ایک اور چیز بھی دی گئی ہے، عنقریب ایسے ہوگا کہ ایک پیٹ بھرا (آسودہ حال) آدمی اپنے تخت یا دیوان پر بیٹھا کہے گا کہ اسی قرآن کو لازم پکڑو، جو اس میں حلال ہے اسے حلال جانو اور جو اس میں حرام ہے اسے حرام سمجھو......''

حدیث 7

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ نَزَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةِ اللهِ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا حُجَّةَ لَهُ وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِيْ عُنُقِهِ بَيْعَةٌ، مَاتَ مِيْتَةً الْجَاهِلِيَّةِ.))[2]

''اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو

---

[1] سنن ابوداود، کتاب السنه، باب فی لزوم السنة، رقم: 4604، سنن ابن ماجه، رقم: 12، مسند احمد: 130/4، رقم: 17213۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔
[2] مسند أحمد، رقم: 5551، صحیح مسلم، کتاب الامارة، رقم: 4793۔

ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے اپنا ہاتھ اللہ کی اطاعت سے کھینچا (اطاعت نہ کی) پس اس کے لیے قیامت کے دن کامیابی کی کوئی دلیل نہیں ہوگی اور جو شخص بغیر بیعت کے مرا تو گویا جاہلیت کی موت مر گیا۔''

حدیث 8

((وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: كُلُّ أُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبٰى، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ مَنْ يَأْبٰى؟ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ مَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ أَبٰى.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے سارے لوگ جنت میں جائیں گے، سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے انکار کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! انکار کس نے کیا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا، جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا (اور وہ جنت میں نہیں جائے گا)۔''

تیسرا حق: اتباع رسول ﷺ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ﴾ (آل عمران :31)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کہہ دیجیے! کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف

[1] صحيح بخاری، كتاب الاعتصام بالكتاب و السنة، باب الاقتداء بسنن رسول اللّٰه ﷺ، رقم: 7280.

فرما دے گا۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴾ (الاعراف : 158)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اس کی پیروی کرو، تا کہ تم ہدایت پاؤ۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ﴾

(الاعراف : 157)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ جو اس رسول کی پیروی کرتے ہیں، جو امی نبی ہے، جسے وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔''

حدیث 9

((وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ اِلَّا أُعْطِيَ مِنَ الْاٰيَاتِ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ، وَاِنَّمَا كَانَ الَّذِيْ أُوْتِيْتُهُ وَحْيًا اَوْحَاهُ اللّٰهُ اِلَيَّ، فَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.))[1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نبیوں میں سے ہر ایک نبی کو ایسے معجزات عطا کیے گئے کہ ان کے بقدر لوگ ایمان لائے۔ اور بے شک جو معجزہ مجھے عطا کیا گیا ہے وہ وحی (قرآن و حدیث) ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نازل فرمائی ہے۔ مجھے امید ہے کہ میرے پیروکار روز قیامت سب سے زیادہ ہوں گے۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب کیف نزل الوحی و اول ما نزل، رقم : 4981، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب وجوب الایمان برسالة نبینا محمد ﷺ ...... رقم : 152/239.

حدیث 10

((وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ: قَالَ لَهُ بَعْضُ الْمُشْرِكِينَ وَهُمْ يَسْتَهْزِئُونَ بِهِ: إِنِّى أَرَى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ كُلَّ شَيْئٍى حَتَّى الْخِرَائَةِ قَالَ: أَجَلْ، أَمَرَنَا أَنْ لَا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ، وَلَا نَسْتَنْجِى بِأَيْمَانِنَا، وَلَا نَكْتَفِى بِدُونِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيْهَا رَجِيعٌ وَلَا عَظْمٌ.))[1]

''اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بعض مشرکین ان کا مذاق اڑانے لگے ایک مشرک نے کہا: میں دیکھتا ہوں کہ تمہارا ساتھی (محمد ﷺ) تمہیں سب کچھ سکھاتا ہے حتیٰ کہ قضائے حاجت کے طریقے بھی (سکھاتا ہے)۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم (قضائے حاجت کے لیے) قبلہ کی طرف منہ نہ کریں اور دائیں ہاتھ سے استنجا نہ کریں اور تین پتھروں سے کم استعمال نہ کریں، ان میں لید یا ہڈی شامل نہ ہو۔''

حدیث 11

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: اتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ النَبِيُّ ﷺ: إِنِّى اتَّخَذْتُ خاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَنَبَذَهُ، قَالَ: إِنِى لَنْ أَلْبَسَهُ أَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ.))[2]

---

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الطهاره، باب الاستنجاء بالحجارة والنهى عن الروث والرمة، رقم : 316 واللفظ له، صحيح مسلم، رقم : 262.

[2] صحيح بخارى، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب الاقتداء بأفعال النبى ﷺ، رقم: 7298.

''اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ نبی کریم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی بنوائی تو تمام لوگوں نے بھی (نبی کریم ﷺ کو دیکھ کر) سونے کی انگوٹھی بنوالی۔ (ایک دن) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے (یہ) سونے کی انگوٹھی بنوائی تھی، اس کے بعد نبی مکرم ﷺ نے اس کو پھینک دیا اور فرمایا: میں اب اس کو کبھی نہیں پہنوں گا۔ تو تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔''

حدیث 12

((وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَبَّلَهُ، وَقَالَ: اِنِّيْ لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَاتَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ.))[1]

''اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حجر اسود کے پاس آئے فرمایا: اللہ کی قسم مجھے خوب معلوم ہے کہ تو صرف ایک پتھر ہے جو نہ تو کوئی نفع پہنچا سکتا ہے نہ کوئی نقصان، اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا۔''

چوتھا حق: اختلافی امور میں نبی اکرم ﷺ کی طرف رجوع

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ﴾

(النساء: 59)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پھر اگر کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے لوٹاؤ اللہ اور رسول کی طرف۔''

[1] صحیح بخاری، کتاب الحج، باب ما ذکر فی الحجر والأسود، رقم: 1597.

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝﴾

(النساء : 65)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پس قسم ہے تیرے پروردگار کی! یہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ تمام آپس کے اختلافات میں آپ کو حاکم نہ مان لیں۔ پھر جو فیصلہ آپ ان میں کر دیں ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرمانبرداری کے ساتھ قبول کر لیں۔''

حدیث 13

((وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ، وَ وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ، فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَاَنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا؟ فَقَالَ: أُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَ السَّمْعِ وَ الطَّاعَةِ وَ اِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَاِنَّهٗ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِىْ فَسَيَرٰى إِخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِىْ وَ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّيْنَ الرَّاشِدِيْنَ، تَمَسَّكُوْا بِهَا وَ عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَ اِيَّاكُمْ وَ مُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ.))[1]

''اور حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی، نماز کے بعد ہماری طرف توجہ فرمائی اور ہمیں بڑا موثر وعظ فرمایا جس سے لوگوں کے آنسو بہہ نکلے اور دل کانپ اٹھے ایک آدمی نے عرض

[1] سنن ابی داود، کتاب السنة، رقم: 4607۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

کیا: یا رسول اللہ! آج آپ نے اس طرح وعظ فرمایا ہے جیسے یہ آپ کا آخری وعظ ہو، ایسے وقت میں آپ ہمیں کس چیز کی تاکید فرماتے ہیں، ہمیں کچھ وصیت بھی فرما دیجیے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے، اپنے امیر کی بات سننے اور اس کی اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں، خواہ تمہارا امیر حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو (اور یاد رکھو) جو لوگ میرے بعد زندہ رہیں گے وہ امت میں بہت زیادہ اختلافات دیکھیں گے۔ ایسے حالات میں میری سنت پر عمل کرنے کو لازم پکڑنا اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کے طریقے کو تھامے رکھنا اور اس پر مضبوطی سے جمے رہنا نیز دین میں پیدا کی گئی نئی نئی باتوں (بدعتوں) سے بچنا کیونکہ دین میں ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔“

حدیث 14

((وَعَنْ قُبَيْصَةَ ابْنِ ذُؤَيْبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ تِ الْجَدَّةُ اِلٰی اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رضی اللہ عنہ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا فَقَالَ لَهَا أَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ مَالَكِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ شَيْءٌ وَ مَا عَلِمْتُ لَكِ فِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا فَارْجِعِيْ حَتّٰى أَسْأَلَ النَّاسَ فَسَأَلَ النَّاسَ فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَعْطَاهَا السُّدُسَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ: هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ؟ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْأَنْصَارِيُّ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِيْرَةُ رضی اللہ عنہ فَاَنْفَذَهُ لَهَا اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ رضی اللہ عنہ.))[1]

---

[1] سنن ابوداؤد، کتاب الفرائض، باب فی الجدة، رقم: 2894، سنن ابن ماجه، ابواب الفرائض، باب میراث الجده، رقم: 2824.

''اور حضرت قبیصہ بن ذویب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک میت کی نانی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس میراث مانگنے آئی، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قرآنی احکام کے مطابق میراث میں تمہارا کوئی حصہ نہیں اور نہ ہی میں نے اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنی ہے، لہٰذا واپس چلی جاؤ، میں اس بارے میں لوگوں سے دریافت کروں گا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے پوچھا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میری موجودگی میں رسول اللہ ﷺ نے نانی کو چھٹا حصہ دلایا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کوئی اور بھی اس کا گواہ ہے؟ حضرت محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بھی اس حدیث کی تائید کی۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نانی کو چھٹا حصہ دلا دیا۔''

حدیث 15

((وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ: اَلدِّيَةُ لِلْعَاقِلَةِ، وَلَا تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا، حَتَّى قَالَ لَهُ الضَّحَاكُ بْنُ سُفْيَانَ: كَتَبَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ أُوَرِّثَ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِيْ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا.))[1]

''اور جناب سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ: دیت عاقلہ کو ملے گی اور عورت کو اپنے خاوند کی دیت (خون بہا) سے ترکے و وراثت والا حصہ نہیں ملے گا حتیٰ کہ سیدنا ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ نے انہیں

---

[1] سنن ابن ماجه، ابواب الديات، باب الميراث من الدية، رقم: 2642، سنن ابوداود، كتاب الفرائض، باب فى المرأة ترث من دية زوجها، رقم: 2927، سنن ترمذى، رقم: 1415۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

خط لکھ کر بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے جناب اشیم الضبابی کی بیوی کو اس کے خاوند کی دیت سے حصہ دلوایا تھا۔ (تو تب عمر رضی اللہ عنہ نے فوراً رجوع فرمالیا)۔''

حدیث 16

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُصُّ يَقُولُ: فِي قَصَصِهِ مَنْ أَدْرَكَهُ الْفَجْرُ جُنُبًا، فَلَا يَصُمْ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ لِأَبِيهِ فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ، فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، وَانْطَلَقْتُ مَعَهُ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہما فَسَأَلَهُمَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ ذٰلِكَ، قَالَ: فَكِلْتَاهُمَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ ثُمَّ يَصُومُ، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى مَرْوَانَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ، فَقَالَ مَرْوَانُ: عَزَمْتُ عَلَيْكَ إِلَّا مَا ذَهَبْتَ اِلٰى أَبِي هُرَيْرَةَ فَرَدَدْتَ عَلَيْهِ مَا يَقُولُ، قَالَ: فَجِئْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبُو بَكْرٍ حَاضِرُ ذٰلِكَ كُلِّهِ، قَالَ: فَذَكَرَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، فَقَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ: أَهُمَا قَالَتَاهُ لَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ! قَالَ: هُمَا أَعْلَمُ، ثُمَّ رَدَّ أَبُوهُرَيْرَةَ مَا كَانَ يَقُولُ فِي ذٰلِكَ إِلَى الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ، فَقَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ ذٰلِكَ مِنَ الْفَضْلِ وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: فَرَجَعَ أَبُوهُرَيْرَةَ عَمَّا كَانَ يَقُولُ فِي ذٰلِكَ، قُلْتُ لِعَبْدِ الْمَلِكِ: أَقَالَتَا فِي رَمَضَانَ؟ قَالَ: كَذٰلِكَ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ ثُمَّ يَصُومُ.))[1]

[1] صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب صحة صوم من طلع عليه الفجر وهو جنب، رقم: 2589.

''حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اپنی روایات کے بیان میں، میں نے یہ روایت بھی سنی کہ جس کو فجر جنابت کی حالت میں پالے وہ روزہ نہ رکھے، میں نے یہ بات اپنے باپ عبدالرحمٰن بن حارث کو بتائی انہوں نے اس کا انکار کیا، تو عبدالرحمٰن چلے اور میں بھی ساتھ تھا حتی کہ ہم حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے، عبدالرحمٰن نے ان دونوں سے یہ مسئلہ پوچھا، ان دونوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ بغیر احتلام کے صبح کے وقت جنبی ہوتے اس کے باوجود آپ روزہ رکھ لیتے، ابوبکر کہتے ہیں پھر ہم مروان کے پاس گئے تو عبدالرحمٰن نے اس بات کا تذکرہ اس سے بھی کیا، تو مروان نے کہا، میں تمہیں قسم دیتا ہوں، تم ضرور حضرت ابوہریرہ کے پاس جاؤ اور ان کے قول کی تردید کرو، تو ہم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، ابوبکر پورے واقعہ میں ساتھ رہا، عبدالرحمٰن نے ابوہریرہ کو یہ واقعہ سنایا، تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا ان دونوں نے یہ بات کہی ہے؟ عبدالرحمن نے کہا، ہاں! ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا وہ دونوں بہتر جانتی ہیں۔ پھر ابوہریرہ نے اپنے قول کی نسبت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف کی کہ میں نے تو یہ بات فضل سے سنی تھی، میں نے نبی اکرم ﷺ سے نہیں سنی، اس پر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے فتویٰ (قول) سے رجوع کرلیا، ابن جریج نے عبدالملک سے پوچھا: کیا ان دونوں (ازواج) نے فی رمضان کہا تھا، انہوں نے کہا، ایسے ہی کہا کہ آپ بلا احتلام صبح کے وقت جنبی ہوتے تھے، پھر روزہ رکھ لیتے تھے۔''

پانچواں حق: رسول کریم ﷺ کی کسی معاملہ میں مخالفت نہ کی جائے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝﴾

(النور : 63)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''رسول کے بلانے کو اپنے درمیان اس طرح نہ بنالو جیسے تمہارے بعض کا بعض کو بلانا ہے۔ بے شک اللہ ان لوگوں کو جانتا ہے جو تم میں سے ایک دوسرے کی آڑ لیتے ہوئے کھسک جاتے ہیں۔ سنو! جو لوگ حکمِ رسول کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہیے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آپڑے یا انہیں دردناک عذاب نہ پہنچے۔''

حدیث 17

((وَعَنْ أَيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّ رَجُلًا اَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِشِمَالِهٖ فَقَالَ: كُلْ بِيَمِينِكَ قَالَ: لَا اَسْتَطِيعُ قَالَ: لَا اسْتَطَعْتَ، مَا مَنَعَهُ اِلَّا الْكِبْرُ، قَالَ: فَمَا رَفَعَهَا اِلَى فِيهِ.))[1]

''اور حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوع اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنے بائیں ہاتھ سے کھانا شروع کیا تو آپ

[1] صحيح مسلم، كتاب الاشربة، رقم : 2021.

نے فرمایا: اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اس نے کہا، یہ میرے بس میں نہیں ہے، آپ نے فرمایا: تیرے بس میں نہ رہے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، یہ اس نے محض تکبر کی بنا پر کہا تھا، اس لیے بعد میں اپنے منہ تک نہ اٹھا سکا۔''

حدیث 18

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَرَأَ النَّجْمَ فَسَجَدَ ، فَمَا بَقِيَ أَحَدٌ إِلَّا سَجَدَ، إِلَّا رَجُلٌ رَأَيْتُهُ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًى فَرَفَعَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ، وَقَالَ: هَذَا يَكْفِينِيْ، فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا بِاللّٰهِ.)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: نبی اکرم ﷺ نے سورہ نجم پڑھی اور سجدہ کیا، اس وقت آپ کے ساتھ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سجدہ کیا۔ صرف ایک شخص کو میں نے دیکھا کہ اپنے ہاتھ میں اس نے کنکریاں اٹھا کر اس پر اپنا سر رکھ دیا، اور کہنے لگا: کہ میرے لیے بس اتنا ہی کافی ہے۔ میں نے پھر اسے دیکھا کہ کفر کی حالت میں وہ قتل کیا گیا۔''

حدیث 19

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ! خَمْسٌ إِذَا ابْتُلِيْتُمْ بِهِنَّ، وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ أَنْ تُدْرِكُوْهُنَّ: لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِيْ قَوْمٍ قَطُّ ، حَتَّى يُعْلِنُوْا بِهَا، إِلَّافَشَافِيْهِمُ الطَّاعُوْنُ وَالْأَوْجَاعُ الَّتِيْ لَمْ تَكُنْ

[1] صحيح بخاری، کتاب مناقب الأنصار، باب مالقی النبی وأصحابه من المشركين بمكة ، رقم : 3853، صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب سجود التلاوة، رقم : 1297.

مَضَتْ فِیْ اَسْلَافِهِمُ الَّذِیْنَ مَضَوْا. وَلَمْ یَنْقُصُوا الْمِکْیَالَ وَالْمِیْزَانَ إِلَّا أُخِذُوْا بِالسِّنِیْنَ وَشِدَّةِ الْمَؤُوْنَةِ وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَیْهِمْ. وَلَمْ یَمْنَعُوا زَکَاةَ اَمْوَالِهِمْ، إِلَّا مُنِعُوْا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ، وَلَوْ لَا الْبَهَائِمُ لَمْ یُمْطَرُوْا. وَلَمْ یَنْقُضُوْا عَهْدَ اللهِ وَعَهْدَ رَسُوْلِهٖ، إِلَّا سَلَّطَ اللهُ عَلَیْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَیْرِهِمْ، فَأَخَذُوْا بَعْضَ مَافِیْ أَیْدِیْهِمْ. وَمَالَمْ تَحْکُمْ أَئِمَّتُهُمْ بِکِتَابِ اللهِ، وَیَتَخَیَّرُوْا مِمَّا اَنْزَلَ اللهُ، إِلَّا جَعَلَ اللهُ بَأْسَهُمْ بَیْنَهُمْ.)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ہی ایک طویل حدیث مروی ہے، جس میں آپ ﷺ نے فرمایا: اے مہاجرین کے گروہ! پانچ باتیں ہیں جب تم ان میں مبتلا ہوجاؤ، اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تم ان میں مبتلا ہوجاؤ۔ (اب ان پانچ باتوں کا بیان ہے) جب کسی قوم میں علانیہ فسق و فجور ہوتا ہے۔ (جیسے زنا، شرابِ خمر وغیرہ) تو ان میں طاعون آتا ہے، (یعنی وباء) اور ایسی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں کہ اگلے لوگوں میں وہ بیماریاں کبھی نہیں ہوئی تھیں۔ اور جب کوئی قوم تول اور ماپ میں کمی کرتی ہے تو ان پر قحط اترتا ہے اور سخت مصیبت پڑتی ہے اور بادشاہِ وقت ان پر ظلم کرتا ہے۔ اور جب کوئی قوم اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دیتی تو اللہ تعالیٰ ان پر بارش روک دیتا ہے، اور اگر دنیا میں چوپائے نہ ہوتے تو بالکل بارش نہ ہوتی۔ اور جب کوئی قوم اللہ اور اس کے رسول کا عہد توڑتی ہے (یعنی اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی حدیث پر عمل کرنا

---

[1] سنن ابن ماجة ، کتاب الفتن ،باب العقوبات، رقم : 4019، سلسلة الصحیحة، رقم : 106.

چھوڑتی ہے) تو اللہ تعالیٰ ان پر ایک دشمن مسلط کرتا ہے جو ان کی قوم کا نہیں ہوتا اور ان کے ہاتھوں کے بعض مال کو وہ چھین لیتا ہے۔ اور جب مسلمان حاکم اللہ تعالیٰ کی کتاب پر نہیں چلتے اور اللہ نے جو نازل فرمایا اس کو اختیار نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کے اندر لڑائی ڈال دیتا ہے۔''

حدیث 20

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ائْذَنُوا لِلنِّسَآءِ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسَاجِدِ، فَقَالَ ابْنٌ لَهُ: يُقَالُ لَهُ وَاقِدٌ: إِذَنْ يَتَّخِذْنَهُ دَغَلًا، قَالَ: فَضَرَبَ فِي صَدْرِهِ، وَقَالَ: أُحَدِّثُكَ عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ وَتَقُولُ، لَا.))[1]

''اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورتوں کو رات کو مسجدوں کی طرف نکلنے کی اجازت دو۔ تو ان کے بیٹے نے کہا، جس کو واقد کہا جاتا ہے تب وہ اس کو خیانت وفساد کا ذریعہ بنالیں گی۔ راوی نے بتایا یہ سن کر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کے سینہ پر مارا اور کہا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کا فرمان بتا رہا ہوں اور تو کہتا ہے نہیں۔''

چھٹا حق: ترک بدعات

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝﴾ (آل عمران: 85)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے اس کا

[1] صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب خروج النساء الى المساجد اذا لم يترتب عليه فتنة وانها لا تخرج مطيبة، رقم: 442.

دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾ (المائدة : ٣)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''آج کے دن پورا میں نے کیا تمہارے لیے تمہارا دین اور پوری کی تم پر نعمت اپنی اور پسند کیا تمہارے لیے دین اسلام کو۔''

حدیث 21

((وَعَنِ الْعِرْبَاضِ ابْنِ سَارِيَةَ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً، ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ، وَوَجَلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ. فَقَالَ رَجُلٌ: يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَاَنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُّوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا، فَقَالَ: اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا، فَاِنَّهٗ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرٰى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ، تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ، فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ.)) [1]

''اور حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک روز رسول ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر ایسا درد بھرا خطبہ ارشاد فرمایا کہ ہم زار و زار رونے لگے اور ہمارے دل تھرا گئے۔ ایک شخص نے عرض کیا

[1] مسند أحمد : 126/4، سنن أبوداؤد، كتاب السنة، رقم : 4607، سنن ترمذی، ابواب العلم، رقم : 2676، سنن ابن ماجة، المقدمة، رقم : 42۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

اے اللہ کے رسول! آپؐ کا یہ (درد بھرا) خطبہ تو الوداعی خطبہ معلوم ہوتا ہے۔ پس ہمیں آخری وصیت تو بتاتے جائیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا سنو! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرتے رہو اور (اپنے مسلمان سردار، حاکم کی بات) سننا اور فرماں برداری کرنا اگر چہ وہ (سردار) حبشی غلام ہو۔ میرے بعد جو زندہ رہے گا وہ (دین میں) بڑے بڑے اختلافات دیکھے گا۔ خبردار! تم (اس وقت) میری جانی پہچانی سنتوں اور میرے ہدایت پائے ہوئے خلفائے راشدین کے طریقوں کو چمٹ جانا۔ خوب مضبوط پکڑنا اور دانتوں اور داڑھوں سے پکڑنا (کہ سُنّت چھوٹ نہ جائے) اور دین کے اندر نئے نئے کاموں سے بچتے رہنا کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

حدیث 22

((وَعَنْ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا حَدَّثْتُكَ حَدِيْثًا، فَلَا تَزِيْدُنَّ عَلَيَّ، وَقَالَ: أَرْبَعٌ مِنْ أَطْيَبِ الْكَلَامِ، وَهُنَّ مِنَ الْقُرْآنِ، لَا يُضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُلِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ: لَا تُسَمِّيَنَّ غَلَامَكَ أَفْلَحَ وَلَا نَجِيْحًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا يَسَارًا.))[1]

''اور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب میں تمہیں کوئی حدیث بیان کروں تو اس پر کچھ بھی زیادہ نہ کرنا اور ارشاد فرمایا: چار خوبصورت کلامیں ہیں اور وہ قرآن سے ہیں، ان میں سے پہلے جس کا بھی ورد کرو کوئی مضائقہ نہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُلِلّٰهِ،

[1] مسند احمد: 11/5، رقم: 20126۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ۔ پھر ارشاد فرمایا: اپنے بچوں کے یہ نام نہ رکھنا، افلح، نجیح، رباح اور یسار۔''

حدیث 23

((وَعَنْ اَنَسٍ، قَالَ: جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ إِلَى بُيُوْتِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْأَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيْ ﷺ، فَلَمَّا اُخْبِرُوْا كَأَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا فَقَالُوْا: وَأَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، قَدْ غُفِرَلَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، فَقَالَ اَحَدُهُمْ: اَمَّااَنَا فَأَنَا أُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا، وَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَصُوْمُ الدَّهْرَ وَلَا أُفْطِرُ، وَقَالَ آخَرُ: اَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا، فَجَاءَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا؟ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَأَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَتْقَاكُمْ لَهُ، لٰكِنِّيْ أَصُوْمُ وَأُفْطِرُ، وَأُصَلِّيْ وَأَرْقُدُ، وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ.))[1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تین حضرات (علی، عبداللہ بن عمرو بن عاص، عثمان بن مظعون) نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات کے گھروں کی طرف آپ کی عبادت کے متعلق پوچھنے آئے، جب انہیں آپ ﷺ کا عمل بتایا گیا تو جیسے انہوں نے اسے کم سمجھا اور کہا کہ ہمارا آنحضرت ﷺ سے کیا مقابلہ؟ آپؐ کی تو تمام اگلی پچھلی لغزشیں معاف کر دیں گئی ہیں، ان میں سے ایک نے کہا کہ آج سے میں ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کروں گا، دوسرے نے کہا کہ میں ہمیشہ روزے سے رہوں گا اور کبھی ناغہ نہیں ہونے دوں گا، تیسرے نے کہا کہ

[1] صحيح بخاري، كتاب النكاح، باب الترغيب في النكاح، رقم : 5063، صحيح مسلم، رقم : 1401.

میں عورتوں سے جدائی اختیار کرلوں گا اور کبھی نکاح نہیں کروں گا ، پھر رسول اللہ ﷺ اُن کے پاس تشریف لائے اور ان سے پوچھا کیا تم نے ہی یہ باتیں کہی ہیں؟ سن لو! اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ تعالیٰ سے میں تم سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں ،اور میں تم سب سے زیادہ پرہیزگار ہوں لیکن میں اگر روزے رکھتا ہوں تو افطار بھی کرتا رہتا ہوں ،نماز بھی پڑھتا ہوں (رات میں) سوتا بھی ہوں اور میں عورتوں سے نکاح کرتا ہوں۔ میرے طریقے سے جس نے بے رغبتی کی وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔''

حدیث 24

((وَعَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا مَالَيْسَ فِيْهِ فَهُوَرَدٌّ.))[1]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ہمارے دین (اسلام) میں (اپنی طرف سے) کوئی نئی بات ایجاد کی جو اس میں سے نہیں، تو وہ مردود ہے۔''

ساتواں حق: رسول اللہ ﷺ سے خیر خواہی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ لَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ؕ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۹۱﴾

(التوبة: 91)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور نہ ان لوگوں پر جو وہ چیز نہیں پاتے جو خرچ کریں، جب وہ اللہ اور اس کے رسول کے لیے خلوص رکھیں، نیکی کرنے والوں پر

[1] صحیح بخاری، کتاب الصلح، رقم : 2697.

(اعتراض کا) کوئی راستہ نہیں اور اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔"

حدیث 25

((وَعَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ قُلْنَا: لِمَنْ؟ قَالَ: لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمَيْنَ وَعَامَّتِهِمْ.)) ❶

"اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دین خیر خواہی کا نام ہے۔ ہم نے کہا کس کے لیے؟ فرمایا اللہ کے لیے اور اس کی کتاب کے لیے اور اس کے رسول کے لیے اور آئمہ مسلمین اور تمام مسلمانوں کے لیے۔"

حدیث 26

((وَعَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ.)) ❷

"اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس حالت میں مرا کہ وہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کا علم رکھتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔"

حدیث 27

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: بَلِّغُوا عَنِّى وَلَوْ آيَةً، وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِى إِسْرَائِيلَ، وَلَا حَرَجَ، وَمَنْ كَذَبَ

❶ صحيح مسلم، كتاب الايمان، رقم: 196.
❷ صحيح مسلم، كتاب الايمان، رقم : 136.

عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا پیغام لوگوں کو پہنچاؤ! اگرچہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل کے واقعات تم بیان کر سکتے ہو، اس میں کوئی حرج نہیں اور جس نے مجھ پر قصداً جھوٹ باندھا تو اسے اپنے جہنم کے ٹھکانے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔''

حدیث 28

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْمَرْءُ عَلَى دِيْنِ خَلِيْلِهِ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُّخَالِلْ.)) [2]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، تو تم میں سے ہر کوئی دیکھے کہ وہ کس سے دوستی رکھتا ہے۔''

آٹھواں حق: رسول اللہ ﷺ سے محبت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ اِقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۴﴾﴾ (التوبہ: 24)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''آپ کہہ دیجیے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے

---

[1] صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، رقم: 3461.

[2] سنن ترمذی، ابواب الزھد، رقم: 2378، مسند أحمد: 334/2، 8398، مستدرك حاکم، رقم: 7319، سلسلة الصحیحة، رقم: 927.

بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے کنبے قبیلے اور تمہارے کمائے ہوئے مال اور وہ تجارت جس کی کمی سے تم ڈرتے ہو اور وہ حویلیاں جنہیں تم پسند کرتے ہو اگر یہ تمہیں اللہ سے اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد سے بھی زیادہ عزیز ہیں تو تم انتظار کرو کہ اللہ تعالیٰ اپنا عذاب لے آئے اللہ تعالیٰ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔‘‘

حدیث 29

((وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ اَهْلِهِ وَمَالِهِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ.))[1]

’’اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بندہ مومن نہیں ہوتا جب تک اس کو میری محبت، گھر والوں اور مال اور سب لوگوں سے زیادہ نہ ہو۔‘‘

حدیث 30

((وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ هِشامٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَأَنْتَ اَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْئٍ إِلَّا نَفْسِيْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَهُ: لَا وَالَّذِىْ نَفْسِيْ، بِيَدِهِ حَتّٰى أَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ: فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: فَاِنَّهُ الآنَ وَاللهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ. فَقَالَ: النَّبِيِّ ﷺ الآنَ يَا عُمَرُ.))[2]

---

1. صحيح مسلم، كتاب الايمان، رقم : 168.
2. صحيح بخارى، كتاب الايمان والنذور: رقم : 6632.

''اور حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ ﷺ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کو پکڑے ہوئے تھے۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے اللہ کے رسول! آپ مجھے میری جان کے سوا ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! (تو مومن) نہیں، یہاں تک کہ میں تیری جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں، تو عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے کہا اللہ کی قسم! اب یقیناً آپ مجھے میری جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں، تو نبی ﷺ نے فرمایا: اب اے عمر! اب (بات بنی ہے)۔''

حدیث 31

((وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ: أَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَاَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَاُيُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ، وَاَنْ يَّكْرَهَ أَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّقْذَفَ فِي النَّارِ.))[1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تین باتیں جس میں ہوں اس نے ایمان کی لذت اور چاشنی پالی۔ ① اللہ اور اس کا رسول اس کی طرف سب سے زیادہ محبوب ہوں ② اور وہ کسی سے صرف اللہ کے لیے محبت کرے ③ اور وہ کفر میں لوٹنا اتنا ہی ناپسند خیال کرے جیسے کہ اس کو آگ میں ڈالا جانا ناپسند ہے۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الایمان، رقم: 16، کتاب الاکراہ، رقم : 6941، صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم: 165.

حدیث 32

((وَعَنْ اَنَسٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: مَا أَعْدَدْتَ لِلسَّاعَةِ؟ قَالَ: حُبُّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ، قَالَ: فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ، قَالَ أَنَسٌ: فَمَا فَرِحْنَا بَعْدَ الْإِسْلَامِ، فَرْحاً أَشَدَّ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسٌ: فَأَنَا أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، وَأَبَابَكْرٍ وَ عُمَرَ فَأَرْجُوْا أَنْ أَكُوْنَ مَعَهُمْ، وَإِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِأَعْمَالِهِمْ))[1]

''اورحضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے قیامت کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے کہا اللہ اور رسول کی محبت۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ قیامت کے دن تو اپنے محبوب کے ساتھ ہی ہوگا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم کو اسلام قبول کرنے کے بعد سب سے زیادہ خوشی اس بات کی ہوئی کہ '' آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما سے محبت رکھتا ہوں، اور مجھے امید ہے کہ میں انہی کے ساتھ ہوں گا۔ اگر چہ میں ان جیسے اعمال نہ کرسکا۔''

[1] صحیح بخاری، کتاب الادب، رقم : 6171، صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، رقم: 6713.

نواں حق: رسول اللہ ﷺ کی عزت و تعظیم کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ﴾ (الفتح : 9)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اس (رسول ﷺ) کی مدد کرو اور اس کا ادب کرو۔''

حدیث 33

((وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ۔ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ﴾ إِلٰى قَوْلِهٖ: ﴿وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ﴾ (الحجرات : 2)، وَكَانَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ الشَّمَّاسِ رَفِيْعَ الصَّوْتِ، فَقَالَ: أَنَا الَّذِىْ كُنْتُ أَرْفَعُ صَوْتِيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، حَبِطَ عَمَلِيْ، أَنَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ! وَجَلَسَ فِيْ أَهْلِهٖ حَزِيْنًا، فَتَفَقَّدَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَانْطَلَقَ بَعْضُ الْقَوْمِ إِلَيْهِ، فَقَالُوْا لَهُ: تَفَقَّدَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، مَا لَكَ؟ فَقَالَ: أَنَا الَّذِيْ أَرْفَعُ صَوْتِيْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ، وَاَجْهَرُ بِالْقَوْلِ، حَبِطَ عَمَلِيْ وَأَنَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ۔ فَاَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَاَخْبَرُوْهُ بِمَا قَالَ، فَقَالَ: لَا، بَلْ هُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ.)) [1]

''اور سیّدنا ثابت بن قیس انصاری رضی اللہ عنہ کئی دن تک رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں نظر نہ آئے، اس پر ایک شخص نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اس بابت آپ کو بتاؤں گا۔ چنانچہ وہ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کے مکان پر آئے، دیکھا کہ وہ سر جھکائے ہوئے بیٹھے ہیں۔ پوچھا کیا حال ہے؟ جواب ملا بُرا حال ہے،

[1] مسند احمد : 137/3، رقم : 399، صحیح مسلم، رقم : 188/119.

میں تو رسول اللہ ﷺ کی آواز پر اپنی آواز بلند کرتا تھا، میرے اعمال برباد ہوگئے اور میں جہنمی بن گیا۔ یہ شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور سارا واقعہ آپؐ کو سنایا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے فرمان سے ایک زبردست بشارت لے کر دوبارہ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''نہیں، بلکہ وہ اہل جنّت سے ہے۔''

حدیث 34

((وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِيْنَةِ بِآنِيَتِهِمْ فِيْهَا الْمَاءُ، فَمَا يُؤْتٰى بِإِنَاءٍ إِلَّا غَمَسَ يَدَهُ فِيْهِ، وَرُبَّمَا جَاءَ ُه فِى الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمِسُ يَدَهُ فِيْهَا.))[1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ جب صبح کی نماز پڑھتے تو مدینہ منورہ کے خادم اپنے پانی والے برتن لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور ان برتنوں میں پانی ہوتا تو جو برتن آپ ﷺ کے پاس لایا جاتا آپ ﷺ اپنا دست مبارک اس میں ڈالتے۔ پس بہت دفعہ آپ ٹھنڈی صبح میں تشریف لاتے تو آپؐ اپنا دست مبارک اس میں ڈالتے۔''

حدیث 35

((وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ عِنْدَنَا فَعَرِقَ، وَجَاءَتْ أُمِّيْ بِقَارُوْرَةٍ، فَجَعَلَتْ تَسْلُتُ الْعَرَقَ فِيْهَا، فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! مَا هٰذَا الَّذِىْ

[1] صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب قرب من الناس، رقم: 2324.

تَصْنَعِيْنَ؟ قَالَتْ: هٰذَا عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِي طِيْبِنَا، وَهُوَ مِنْ أَطْيَبِ الطِّيْبِ.))[1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور آرام فرمایا۔ آپ ﷺ کو پسینہ آیا تو میری والدہ ایک برتن لے کر آئیں اور اس میں آپ ﷺ کا پسینہ جمع کرنا شروع کر دیا۔ نبی ﷺ بیدار ہو گئے اور ارشاد فرمایا: ''اے ام سلیم! یہ کیا کر رہی ہو؟'' اس نے کہا کہ یہ آپ کا پسینہ ہے جسے ہم اپنی خوشبو میں ڈال لیتے ہیں اور یہ سب سے طیب خوشبو بن جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے صحیح کیا۔''

حدیث 36

((وَعَنْ عَيَّاشِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَزَالُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ بِخَيْرٍ مَا عَظَّمُوْا هٰذِهِ الْحُرْمَةَ حَقَّ تَعْظِيْمِهَا فَاِذَا ضَيَّعُوْا ذٰلِكَ هَلَكُوْا.))[2]

''اور حضرت عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ امت اس وقت تک بھلائی میں رہے گی جب تک اس شہر کی تکریم اور تعظیم کرتی رہے گی جب وہ اس کی عظمت کو ضائع کر دیں گے تو ہلاک ہو جائیں گے۔''

دسواں حق: رسول اللہ ﷺ پر بکثرت درود وسلام پڑھنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

[1] صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب طيب ريحه، رقم: 2331.

[2] سنن ابن ماجه، باب الحرمة، رقم: 3110، المشكاة، رقم: 2727.

﴿اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝﴾ (الأحزاب: 56)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو۔''

حدیث 37

((وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللّٰهَ، اذْكُرُوا اللّٰهَ، جَائَتْ الرَّاجِفَةُ، تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ، قَالَ: أُبَيٌّ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي؟ فَقَالَ: مَا شِئْتَ، قَالَ: قُلْتُ: الرُّبُعَ، قَالَ: مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ، قُلْتُ: النِّصْفَ؟ قَالَ: مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ، قَالَ: قُلْتُ: فَالثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ، قُلْتُ: أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا؟ قَالَ: إِذًا تُكْفَى هَمُّكَ وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ.))[1]

''اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ میں آپ ﷺ پر درود بکثرت بھیجنا چاہتا ہوں۔ میں اوقات ذکر میں کتنا وقت درود کے لیے وقف کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جتنا تیرا جی چاہتا ہے، میں نے عرض کیا کہ وقت کا چوتھا حصہ درود کے لیے وقف کرلوں؟ آپ ﷺ

[1] سنن الترمذی، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، رقم: 2457، سلسلة الصحيحة، رقم: 954.

نے ارشاد فرمایا: جیسے تیرا جی چاہے، اور اگر تو اس سے زیادہ وقت صرف کرے تو وہ تیرے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا، اگر آدھا وقت درود پڑھتا رہوں؟ آپ نے فرمایا: اور اگر تو زیادہ پڑھے تو تیرے حق میں بہتر ہے۔ میں نے کہا دو تہائی پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جیسے تیرا جی چاہتا ہے، اور اگر تو اس سے بھی زیادہ پڑھے تو تیرے لیے اور بھی بہتر ہو، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا پھر تو میں سارا وقت آپ پر درود ہی کا وظیفہ پڑھا کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تو تیرے سب غم (دین و دنیا) چھٹ جائیں گے اور تیرے سب گناہ مٹ جائیں گے۔

حدیث 38

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا.))[1]

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔‘‘

حدیث 39

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَكْثَرُكُمْ عَلَيَّ صَلَاةً.))[2]

’’اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الصلاة، رقم: 912.

[2] سنن ترمذی، ابواب الوتر، رقم: 484، صحیح ابن حبان، رقم : 908۔ ابن حبان نے اسے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

فرمایا: قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھے۔"

حدیث 40

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ.)) [1]

"اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رسوا ہو وہ آدمی جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِیْنَ

[1] سنن ترمذی، ابواب الدعوات، رقم : 3545، المشکاۃ، رقم: 927۔ محدث البانی نے اسے "حسن صحیح" کہا ہے۔